رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ط

ظلمتیں کافور ہو جائینگی الدن دیکھنا (عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا) ہیں بھی کے نورانی چہرے کے پرستار نہیں ہوں

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسکو قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی کو ظاہر کردیگا (الہام مسیح موعود)

مضامین بنام اڈیٹر اور باقی تمام خط و کتابت بنام مینیجر الفضل قادیان ضلع گورداسپور کے پتہ پر ہو

ساڑھے چار روپئے چندہ مقامی خریداروں سے

الفضل

آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے اور وہی مسیح موعود ہے (حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۵)

جلد ۲ | مورخہ ۶ - مئی ۱۹۱۵ء مطابق ۲۱ جمادی الثانی ۱۳۳۳ھ | نمبر ۱۳۶

مدینۃ المسیح

حضرت اولوالعزم صاحبزادہ صاحب نے جو تقریر اسلام کی حقانیت پر ایک عیسائی جینٹلمین کے سامنے سات روز تک مسلسل فرمائی اس کے نوٹ لے لئے گئے تھے اب مرتب کرکے ماہ مئی کے تشحیذ میں تمام چھاپی گئی ہے جو احباب چاہیں تین آنے کے ٹکٹ بھیجکر دفتر تشحیذ سے منگوا سکتے ہیں ❖

۲ - حضور نے جو سالانہ جلسہ پر تقریریں فرمائی تھیں - ان کا بیشتر حصہ چھپ چکا ہے امید ہے کہ جلد تیار ہو کر ترقی اسلام کیطرف شائع ہوگی ❖

۳ - حضور کی طرف سے ایک ضروری اعلان دربارہ چندہ ہائے انجمن مدد و ترقی شائع ہوا ہے - مخلص احباب اسکی تعمیل کے لئے دل و جان سے حاضر ہیں ❖

۴ - اہلیہ صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کی طبیعت عرصہ سے ناساز ہے - اللہ تعالیٰ شفا کاملہ بخشے ❖

اخبار احمدیہ

۱ - برادر مختار رنبی کانپور سے لکھتے ہیں کہ ایک ہندو برہمن کا لڑکا شدید بخار میں مبتلا تھا - دودھ نہیں پیتا تھا - میں نے دعا رب کل شیء خادمک پڑھ کر پھونکی - فوراً صحت ہوگئی ❖

۲ - محمد عبد السمیع احمدی - عبد السلام کے لئے جنازہ غائب کے واسطے درخواست کرتے ہیں ❖

۳ - منشی فرزند علی صاحب لکھتے ہیں کہ غیر مبایعین کے لئے جو دعا حضور کے حکم سے جاری تھی اب بند کی جائیگی یہ دعا التزاماً ہر نماز میں کی ہے یہ نمونہ اطاعت دوسرے احمدیوں میں بھی مرجو ہے ❖

۴ - داعی و اسمٰعیل رعیہ سے سات مرد اور چار عورتیں سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے ہیں - بایں الفاظ کہ ہم حضرت مرزا احمد کو خدا کا برگزیدہ نبی و رسول اور آپ کو ان کا خلیفہ ثانی مانتے ہیں - ایک ایک آنہ ماہوار چندہ دیا کرینگے ❖

۵ - ایم عطاء اللہ صاحب میول کورٹ ۳۰ میدان جنگ سے دعا کے لئے عرض کرتے ہیں ❖

۶ - برادر محمد اللہ داد مدرس اول کھونڈ لکھتے ہیں ایک زرگر بابو رام نام طاعون سے بیمار ہوا - خادم بتقاضائے ہمدردی خلائق بیمار پرسی کو گیا - اس کی گلٹی پر دعا رب کل شیء خادمک پڑھی - اور اس کے بازو پر لکھ کر باندھ دی - اور گھر والوں کو میں نے کہا یہ خدا کے برگزیدہ مسیح اور اس زمانہ کے نبی کی دعا ہے - بیمار خدا کے فضل سے صحت پائے گا - اس کے بعد وہ بیمار صحت یاب ہوگیا وہ لوگ حضرت مرزا صاحب کو بھی خدا کا اوتار مانتے ہیں ❖

۷ - ایک صاحب نے لکھا ہے کہ بیمار تھے بارہ روز [illegible] تو اس کا بارہ تیرہ روپیہ کفارہ دیا گیا - فرمایا [illegible]

نے نماز جان بُوجھ کر چھوڑی یا بیماری کی وجہ سے نہ پڑھ سکا دونو صورتوں میں کوئی کفارہ نہیں ۔

۸ - سوہنے خان ساکن جیٹیانہ (ہوشیار پور) کی بیوی کا جنازہ غائب پڑھا جائے ۔

۹ - برادر عبد الغنی صاحب احمدی اہلمد محکمہ صاحب فنانشل سکرٹری (پٹیالہ) اپنی اور اپنے تمام کنبہ کی طرف سے درخواست بیعت کرتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ میرے کل شبہات جو خواجہ اور مولوی محمد علی کی تحریرات کے سلسلہ میں مسیح موعود کی شان نبوت کے متعلق پیدا ہوئے تھے۔ اور جن کو میں لاجواب سمجھتا تھا۔ القول الفصل اور حقیقۃ النبوۃ کو پڑھ کر من کل الوجوہ رفع ہو چکے ہیں جس طرح وفات مسیح کے مسئلہ کو خدا نے مسیح موعود کی بعثت کے ساتھ مقدر کر رکھا تھا۔ اسی طرح اس بروز محمد کی شان نبوت کو آشکار اور روشن کرنے کے لئے مشیت ایزدی نے اپنے تقاضاء غیرت سے حضور کا نام محمود لوح محفوظ پر لکھ رکھا تھا

۱۰ - فضل الدین صاحب گنا چور سے لکھتے ہیں میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ سلسلہ احمدیہ سچا اور حضرت مرزا صاحب خدا کے نبی اور رسول اور آپ ان کے خلیفہ ثانی ہیں - بیعت قبول فرمایئے ۔

۱۱ - ایک سوال پیش ہوا کہ ایک شخص دس بارہ سال سے مسلمان ہے۔ احمدی ہو بیعت ہے - چندہ بھی دیتا ہے - نماز بھی پڑھتا ہے - وہ چوہڑوں اور عیسائیوں کے ساتھ کھانا کھا لیتا ہے ایسے آدمی سے کیا سلوک ہو - حضور نے لکھوایا اگر حرام چیز لے کر کھاتا ہے تو اسے منع کر دو - اگر غیر مذاہب والوں سے مثلاً عیسائیوں سے کوئی حلال چیز لے کر کھائے تو کچھ حرج نہیں ہے ۔

۱۲ - پیغامیوں کے امیر کی طرف سے ہزیمت کا اقرار اس سے زیادہ کھلے الفاظ میں کیا ہو سکتا ہے کہ پہلے مسئلہ کفر و اسلام چھیڑا - لیکن جب اس پر دندان شکن جواب ملا - تو کہا اصل بحث امر خلافت اور وصیت ہے - جب وہاں سے بھی منہ کی کھائی تو کہا گیا انجمن اور خلیفہ کے تعلقات مابہ النزاع ہے - جب قوم نے اس کا بھی فیصلہ کر دیا تو کہا کہ تمام بحث کا دار و مدار تو نبوت پر ہے - جب نبوت کے متعلق تین سو صفحے کی کتاب نکلی تو اب پھر مسئلہ کفر و اسلام کے دو موٹے اصول بیان کرتا ہے یعنی غیر احمدی کا جنازہ اور مسئلہ وراثت لیکن قریب ہے کہ وہ اس پوزیشن کو بھی چھوڑ دے

۱۳ - موضع پارٹی پورہ میں ایک احمدی ہے محمد اسمٰعیل دوبی - اس کا باپ (غیر احمدی) فوت ہوا تو اس نے جنازہ نہ پڑھا - البتہ زندگی میں اس کی بڑی فرمانبرداری اور خدمت کی - اس پر وہاں بہت شور اُٹھا - اور اس شور کا نتیجہ یہ ہوا کہ لوگوں نے احمدیت کی طرف توجہ کی اور ایک دو آدمی بیعت کرنے والے ہیں ۔

۱۴ - برادر محمد اسمٰعیل دوبی کی بیوی اور اہلیہ شہاب الدین خزانچی انجمن احمدیہ سرسج اور مسماۃ حاضران سکنہ بھبیاں (ہوشیار پور) کا جنازہ غائب پڑھا جاوے ۔

۱۵ - منشی اقبال حسین صاحب مختار بھاگلپور اور مولوی صبیح العالم صاحب ایڈیشنل مولوی کالج بھاگلپور نے بیعت کی ہے - اور وہ اس کا اعلان بذریعہ اخبار چاہتے ہیں ۔

۱۶ - نواب بی بی - برکت بی بی - راج بی بی کی بیعت جو درج ہوئی ہے یہ قلعہ سوبہ سنگھ (سیالکوٹ) کی رہنے والیاں ہیں نہ کہ ضلع گوجرانوالہ کی ۔

۱۷ - ملک دال سے ایک دوست لکھتے ہیں کہ طاعون سے گاؤں کے گاؤں تباہ ہو رہے ہیں - کئی سو چارپائیاں تھانہ میں داخل کی گئی ہیں - کھیتی باڑی سنبھالنے والا کوئی نہیں زیادہ بیماری اس لئے پھیلی ہے کہ ملاؤں نے فتویٰ دیا جو گاؤں سے باہر نکلیگا - جنازہ نہ پڑھا جائے اگر بچ جائے تو سو سال کی عبادت غیر مقبول حالانکہ یہ سب غلط فتاوے ہیں بہ نیت علاج باہر ڈیرہ لگانا ضروری ہے ۔

۱۸ - ایک صاحب نے پوچھا کہ ممبر منتخب ہوتے ہیں - ہم احمدی کس کے لئے رائے دیں فرمایا جو شخص لوگوں کے حق میں زیادہ مفید اور نفع رسان ہو ۔

۱۹ - نعمت اللہ خاں اٹک کانگ سے بیعت کرتے ہیں ۔

۲۰ - برادر فضل احمد صاحب بہوں سے لکھتے ہیں میں سوال حصہ تنخواہ کا دیتا ہوں - مگر میرا جی چاہتا ہے کہ اسے بڑھا دوں ۔

۲۱ - ایک دوست نے پوچھا کہ محکمہ ریلوے میں جو مال سٹیشنوں پر آتا ہے اس کے چھڑانے کے وقت بیوپاری کچھ پیسے اپنی خوشی سے دیتے ہیں کیا یہ لینے جائز ہیں فرمایا - بالکل حرام ہیں ۔

۲۲ - ایک مختار وکیل پوچھتے ہیں کہ آیا محض عہدہ کو زندہ رکھنے کے لئے سرٹیفکیٹ کی تجدید ہر سال جائز ہے فرمایا - سرٹیفکیٹ بدلوانے کے وقت یہ بھی خیال رکھنا پڑتا ہے کہ میں کہیں ملازم نہیں اگر جھوٹ نہ بولنا پڑے تو بے شک ۔

۲۳ - ابراہیم اسمٰعیل صاحب الیپی (مالابار) بیعت کرتے ہیں لکھا ہے کہ میں امام مسجد تھا - چالیس روپے ماہوار آمد چھوڑ دی - اللہ پر بھروسہ کیا - مخالفین مجھے کافر کہہ کر مجھ پر ٹوٹ پڑتے ہیں مگر میں خدا کے فضل سے گھبراتا نہیں ۔

۲۴ - باریسال میں قرار پایا ہے کہ حکیم خلیل احمد صاحب مسلسل آٹھ روز تک ایک ایک مضمون پر تقریر کریں پھر جس نے اعتراض کرنا ہے کرے ۔

۲۵ - ایک صاحب کو لکھا یا کہ ولیمہ کے لئے اپنی استطاعت کے مطابق سامان چاہیئے - سویق (ستو) اور ثرید سے بھی ولیمہ ہو گیا ہے ۔

۲۶ - برادر محمد عیسیٰ نے کیا خوب لکھا ہے کہ لا الہ الا اللہ کی تبلیغ ہو تو اس میں حضرت مسیح آ جاتے ہیں - آجکل ہم اگر اللہ کو پیش کر سکتے ہیں تو حضرت مسیح موعود کے ساتھ حضرت مسیح موعود نے جب دہریوں کو تبلیغ کی تو اپنے وجود کو پیش کیا - جب لا الہ الا اللہ میں نبی کریم کو داخل سمجھتے ہیں اور اسی ذریعہ سے خدا منواتے ہیں تو کیا وجہ ہے اس زمانہ میں اسی کے بروز مسیح موعود کے ذریعے خدا نہ منوایا جائے - کہتے ہیں خلیفہ اول نے کہا تھا صرف لا الہ الا اللہ منوانا - مگر اس کے خلاف محمد رسول اللہ اور نماز روزہ کیوں سکھا رہے ہیں ۔

۲۷ - مفتی محمد صادق صاحب کو ریذیڈنسی بازار میں لکچر اور درس قرآن مجید دینے کی اجازت مل گئی ہے ۔

۲۸ - مولوی عبید اللہ بن حافظ غلام رسول نے جہلم میں کئی عیسائیوں سے گفتگو کی - ایدہ اللہ -

جو احباب قادیان میں آئیں خرید [illegible] منیجر الفضل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - ۶ - مئی سنہ ۱۹۱۵ء

لاہور کا مقدمہ سازش

پنجاب کے وفادار نام پر داغ

اخبارات و لیڈروں کا فرض احمدی جماعت کو تاکید

اپریل کی ۲۶ تاریخ سے جدید قانون تحفظ ہند کے ماتحت لاہور کی عدالت مخصوصہ کے سامنے ایک ایسا مقدمہ پیش ہے جو پنجاب کی تاریخ میں نرالا اور پانچ دریاؤں کی سرزمین کے وفادار نام پر داغ ہے اس مقدمہ کا نام

"مقدمہ سازش لاہور"

رکھا گیا ہے۔ اور اس کی سماعت تاریخ مذکورہ کے دس بجے صبح سے شروع ہے۔ عدالت مخصوصہ میں دو یورپین اور ایک دیسی یعنے رائے بہادر پنڈت شیو نرائن ایڈوکیٹ چیفکورٹ کمشنر ہیں۔ سرکار کی طرف سے مسٹر بیون پٹمین وکیل استغاثہ ہیں اور شیخ تاج الدین قریشی انکے مددگار ہیں کل ملزم ۸۱ تھے انہیں سے ۶۲ عدالت میں حاضر ہوتے ہیں باقی ۱۹ تا حال روپوش ہیں۔ نادار ملزموں کے لئے سرکار نے اپنی طرف سے وکیل مقرر کرا دیے ہیں تاکہ ہر شخص پورا پورا انصاف حاصل کر سکے ۔

سرکاری وکیل نے اپنی افتتاحی تقریر میں اور سرکاری گواہان نے بعد کی تقاریر میں جن واقعات کا ذکر کیا ہے ان کے سننے سے دل لرزتا ہے۔ کلیجہ دھڑکتا اور بدن کانپتا ہے اور نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ چند کوتاہ اندیش غلطی خوردہ۔ جھوٹے مدعیان وطن پرستی کی وجہ سے اوس ملک کے خوبصورت لباس پر دھبہ لگا ہے جو اپنی وفاداری اپنی عقیدت شعاری اور اپنی اطاعت پذیری کیلئے اسقدر ممتاز ہے کہ حضور گورنر بہادر نے اپنی کونسل کی تقریر میں بھی اس کا ذکر فرمایا اور کہا۔

"غدر ۱۸۵۷ء میں پنجاب نے ہی سلطنت کو بچایا تھا اور موجودہ جنگ کے خاتمہ پر بھی پنجاب کی نسبت ہیں ایسا ہی کہنے کا فخر حاصل ہو گا"

غرض جو مقدمہ اس وقت عدالت مخصوصہ لاہور کے سامنے پیش ہے وہ پنجاب کی زندہ دل اور وفادار کیش پبلک کے لئے باعث ندامت ہے۔ اور جو واقعات سرکاری وکیل نے اپنی افتتاحی تقریر میں پیش کئے۔ اور جن کی سرکاری گواہان نے تائید کی ہے وہ سخت رنجیدہ اور افسوسناک ہیں۔ مسٹر بیون پٹمین نے فرمایا۔

اس سازش کا مدعا شہنشاہ معظم کے خلاف جنگ کرنا اور ہندوستان میں قانون قایم شدہ گورنمنٹ کو تہ وبالا کرنا یورپینوں کو ملک سے باہر نکالنا اور ایک سودیشی یا سیلف گورنمنٹ قایم کرنا تھا۔ اس مقصد کو حاصل کرنیکے لئے مفصلہ ذیل ذرائع تجویز کئے گئے تھے ۔

(۱) ہندوستانی سپاہیوں کی وفاداری کو متزلزل کر کے انہیں بغاوت پر آمادہ کرنا اور شریک بغاوت کر کے سامان اسلحہ و اُردو وا جات مہیا کرنا ۔

(۲) اسلحہ جات اور سامان بارود کے خرید کرنے کے لئے روپیہ جمع کرنا اور اسلحہ آدمی اور سامان بارود فراہم کرنا ۔

(۳) اس مقصد کیلئے سرکاری خزانوں کو لوٹ کر اور ڈاکے ڈالکر جسمیں لازمی طور پر قتل بھی شامل ہے۔ روپیہ حاصل کرنا ۔

(۴) پولیس اور دیگر افسروں کو جو ایسی سازش میں ہارج ہوں قتل کرنا اور بغاوت شروع ہو جانے پر تمام سول یورپینوں کو قتل کرنا ۔

(۵) ٹرینوں اور ریلوے پلوں کو تباہ کرنا ۔

(۶) حضور ملک معظم کی تمام یورپین افواج پر اچانک حملہ کرنا اور انکو قتل کرنا ۔

(۷) مغویانہ لٹریچر کا پیدا کرنا اور اشاعت دینا مغویانہ تقاریر کرنا اور باغیوں کی تعریف کرنا ۔

کون امن پسند شہری ہے جو دشمنان امن کی ان اغراض کو نفرت کی نگاہ سے نہ دیکھے۔ پنجاب کا کون غیرتمند فرزند ہے جو ان اغراض رکھنے والے سازشیوں کی حرکات پر اظہار نفرت وحقارت نہ کرے۔ اور پھر کون ہے؟ جو سرکاری گواہان کی مفصلہ ذیل تشریحات کو پڑھ کر تحیر و استعجاب کے ساتھ افسوس سے بھرے خیالات اور رنج بھرے کلمات کا اظہار نہ کرے۔

سرکاری وکیل اور سرکاری گواہان کی تقاریر کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔ وہ کنیڈا میں ہردیال کی مغویانہ تحریک نے ہندوستانیوں کے اندر بغاوت کا مادہ پیدا کر دیا۔ اردو ہندی۔ گورمکھی اور گجراتی زبانوں میں ایک مغویانہ تہام غدر شائع کیا گیا۔ مغویانہ گیتوں کی ایک کتاب الموسوم بہ "غدر کی گونج" تیار کیگئی اور غدر سندیس و اعلان جنگ وغیرہ رسائل شائع کئے گئے۔ گوردوارہ میں جلسے کئے گئے۔ ٹھاکر داس ایران جاکر اور غلام حسن نام رکھ کر اجیت سنگھ اور انبا پرشاد سے ملا۔ ہردیال کے علاوہ جاپان سے برکت اللہ بھی پہنچا۔ ہندوستان میں جاکر بغاوت پیدا کرنیکا منصوبہ کیا گیا۔ کاماگاٹا مارو کے سفر نے ان ارادوں کو تقویت دی اور ایک جماعت ہندوستان کیطرف روانہ ہو گئی ہانگ کانگ اور فلپائن میں ہندوستانیوں کو گورنمنٹ برطانیہ کے خلاف اکسایا اتفاق کی تاکید کی۔ چین کے ایک جرمن کونسل سے ملکر مدد مانگی۔ مگر نہ مل سکی۔ پیانگ میں ایک مولوی صاحب سے اتفاق و اتحاد کا وعظ کرایا۔ حادثہ بج بج کو شورش بپا کرنے کا ایک آلہ بنایا۔ چھوٹا۔ لڈووال۔ موگا اور بھگواڑہ میں جلسے ہوئے۔ ہتھیاروں کے بہم پہنچانے کے لئے روپیہ کیضرورت ہوئی ڈاکہ مارنے کا ارادہ کیا گیا۔ بنگال اور پشاور سے ہتھیار منگانے کی کوشش کیگئی جو ناکام رہی۔ دواتوں سے بم بنائے گئے۔ بنگالیوں سے سازباز کیا گیا۔ لاہور کے ایک کارخانہ کو بم کے خول بنوانے کا ٹھیکہ دیا گیا اور کہا گیا کہ گھر کے لئے کلسوں کیضرورت ہے مگر شبہ ہو جانے پر کام بگڑ گیا۔ لاہور کے میگزین کو لوٹنے کا ارادہ کیا گیا تاریخ مقرر ہوئی ایک سکھ سپاہی نے مدد دینے کا وعدہ کیا مگر وقت پر وہ مدد نہ دے سکا اسلئے تمام کام خراب ہو گیا۔ جگہ جگہ ڈاکے ڈالے گئے۔ راش بہاری گھوش اور دیگر بنگالی بھی سازش میں شامل ہیں۔ راش بہاری کا نام پنجاب میں موٹا بابو یا مسس چندر بتایا گیا ہے۔ امرتسر میں ڈاکہ سے حاصل کئے ہوئے زیور ڈھالے گئے اور فروخت کا انتظام کیا گیا بھائی پرمانند ایم۔ اے کا اور لدھیانہ خالصہ سکول کے چند طالب علموں کا سازش سے تعلق

مختصر نوٹ

ا - پیغام والے احمدی کیوں کہلاتے ہیں - اسکا جواب ۲ مئی کے پیغام میں چھپا ہے - وہ احمدی اس لحاظ سے ہرگز نہیں کہلاتے کہ وہ معاذ اللہ حضرت مرزا صاحب کو احمد تسلیم کرتے ہوں - ہرگز نہیں بلکہ وہ رسول کریم صلعم خاتم الانبیاء کے بغیر کسی اور کو (جس نے یہ فرمایا کہ سے احمد آخر زمان نام من است - و - آخریں جامے ہمیں جام من است - ایڈیٹر) احمد کے نام سے ہرگز نہیں مانتے - معلوم نہیں احمد کی بیعت میں شامل کرنے کے معنے کیا لیتے ہیں - اور جب حضرت صاحب نے بیعت لیتے وقت کہا کہ کہو آج میں احمد کے ہاتھ پر - تو اسوقت کیوں نہ بول اٹھے کہ حضرت آپ غلط کہتے ہیں احمد تو آپ نہیں (نعوذ باللہ منہا) اور اگر اسوقت نفاق نے مجبور کیا تھا تو اب ہی پیغامی فتنہ کا بانی مبانی بیعت لیتے وقت یہ نہ کہا کرے کہ کہو آج میں محمد علی کے ہاتھ پر احمد کی بیعت میں داخل ہوتا ہوں - کیا بیعت کرنے والا پہلے مسلمان نہیں جو اسے محمد علی کے ذریعہ احمد (یعنی محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کیونکہ نعوذ باللہ - آپ کسی اور کو احمد کے نام سے ہرگز نہیں مانتے) کی بیعت میں داخل کیا جاتا ہے - اگر کچھ جواب ہے ؟ یا استدادمیں کسر تو اطلاع دو +

حضرت میاں صاحب کے اقربا کی خواہش

۲ مئی کے پیغام میں مولوی محمد علی صاحب نے لکھا ہے کہ :-

"ہم بھی بے شک خیال تھا کہ گو میاں صاحب بچے ہیں مگر چونکہ ان کی اور ان کے اقربا کی خواہش ہے اور ہم میں سے کوئی اس منصب کا خواہاں ہی نہیں اسلیے ہم نے ان کو صاف طور پر یہ بات کہہ بھی دی تھی کہ وہ ہماری طرف سے مطمئن رہیں کہ ہم میں سے کسی کی یہ خواہش نہیں اور نہ ان کی خواہش پورا ہونے میں ہمیں کوئی تردد ہے"

سوال یہ ہے کہ حضرت میاں صاحب کے اقربا کا کوئی وفد آپ کی خدمت میں آپ کی شاندار کوٹھی پر حاضر ہوا تھا کہ محمود میاں کو خلیفہ بنا دو یا انہوں نے بذریعہ چٹھی کے آپ سے استدعا کی تھی یا خاندان رسالت کا کوئی ممبر علیحدگی میں آپ سے ملا تھا ؟ معلوم نہیں اس قسم کے افتراؤں سے آپ کی کیا صداقت ثابت ہوتی ہے - ہم اسکے جواب میں بجز لعنۃ اللہ علی الکاذبین اور کیا کہیں - تعجب ہے کہ ایکطرف تو کہا جاتا ہے کہ الوصیت سے خلافت نہیں نکلتی اور ہم مسیح کے بعد خلافت کے قائل نہیں - انجمن ہی انجمن ہے جو کچھ ہے - اور دوسری طرف کہا جاتا ہے کہ ہم نے میاں صاحب کو خلیفہ بنا لینے کے لیے صاف طور پر کہہ دیا تھا - آدمی ایسا بے اصول بھی کیا ہو - ایکطرف ایک امر ناجائز کے لیے تمام تعلقات چھوڑنے کا دعویٰ - دوسری طرف ایک بچہ کو خلیفہ بنانے پر تیار کیا یہ ایمانداری ہے +

دوسرا افترا - یہ کیا ہے کہ قبل از وقت میاں صاحب کے ایجنٹ لوگوں سے بیعت کا اقرار لیتے پھرتے تھے - اور ان خلیفہ سازوں نے یہ بھی کوشش کی کہ حضرت خلیفۃ المسیح سے میاں صاحب کا نام لکھوائیں ہم مولوی محمد علی صاحب کو قسم دیتے ہیں کہ اگر ذرہ بھی ایمان ان میں ہے تو وہ اپنے قول کا پاس کریں اور اس امر کا ثبوت دیں کہ اس قسم کی کوئی کوشش حضرت میاں صاحب کا نام لکھوانے کے لیے ہوئی - ورنہ خدا کے اس وعید سے ڈریں جو جھوٹوں اور افترا پردازوں کے لیے ہے - البتہ مرزا یعقوب بیگ صاحب کے والد کے بارے میں سنا ہے کہ ان کی یہ خواہش تھی کہ نام کا تعین کرا لیا جائے - خدا تعالیٰ نے قادیان کو اپنی توحید کی اشاعت کے لیے چنا تھا اور اسے تمام فتن سے دارالامان بتایا مگر آپ اسے اور مسیح کی اولاد کو بیت کا خطاب دے کر حصب جہنم یعنی دوزخ کا ایندھن کہتے ہیں جناک اللہ اپنے محسن کا شکریہ انہی الفاظ میں ادا ہونا چاہیئے +

ہم احمدی کیوں کہلاتے ہیں

حضرت اقدس فرماتے ہیں :- اور وہ نام جو اس سلسلہ کے لیے موزوں ہے جسکو ہم اپنے لیے اور اپنی جماعت کے لیے پسند کرتے ہیں وہ نام مسلمان فرقہ احمدیہ ہے اور جائز ہے کہ اسکو احمدی مذہب کے مسلمان کے نام سے بھی پکاریں × × × × × × × × × لیکن یہ پیشگوئی کی گئی تھی کہ آخری زمانہ میں پھر اسم احمد ظہور کرے گا - اور ایسا شخص ظاہر ہوگا جس کے ذریعہ سے احمدی صفات یعنی جمالی صفات ظہور میں آئیں گی - اور تمام لڑائیوں کا خاتمہ ہو جائیگا پس اسی وجہ سے مناسب معلوم ہوا کہ اس فرقہ کا نام فرقہ احمدیہ رکھا جائے - تا اس نام کو سنتے ہی ہر ایک شخص سمجھ لے کہ یہ فرقہ دنیا میں آشتی اور صلح پھیلانے آیا ہے × × × نبیوں کی کتابوں میں پہلے سے اس مبارک فرقہ کی خبر دی گئی ہے - (۴ نومبر ۱۹۰۰ء)

پس ہم سب احمدی اسلیئے کہلاتے ہیں - کہ ہم اس مبارک وجود کے پیرو ہیں جس کے ذریعے احمدی صفات ظہور میں آئے - اور ضرور تھا کہ وہ نبی کریم کے مظہر اتم (احمد) نام سے آئے کیونکہ آپ کی بعثت ثانی اسی نام سے وابستہ تھی -

جو لوگ کہتے ہیں - کہ ہم احمدی اسلیئے ہرگز نہیں کہلاتے کہ ہم حضرت مرزا صاحب کو احمد تسلیم کرتے ہیں (دیکھو پیغام ۲ مئی) وہ ان لوگوں کو جو حضرت مرزا صاحب کو مسیح موعود نہیں مانتے غیر احمدی کیوں کہتے ہیں - اور انہیں (احمدی) پکارنا کیوں جائز نہیں سمجھتے اسکا جواب اگر کوئی پیغام والوں سے ہے تو جلد دے +

ظلم ہے

دوستو ! اولاد احمد کا ستانا ظلم ہے
قادیاں کو چھوڑ کر لاہور جانا ظلم ہے

جب خدا اسکو کہے احمد نبی احمد نبی
پھر تو احمد کی نبوت کا چھپانا ظلم ہے

دونوں ہاتھوں سے درخت احمدیت کاٹ کر
احمدی اپنے تئیں کہنا کہانا ظلم ہے

عیسیٰ و مہدی و ہادی اور کیا کیا مان کر
اُسکے پھر لخت جگر کا دل دکھانا ظلم ہے

بارگاہ حق سے گر توفیق نیکی کی ملی
اُسپہ کرنا فخر لوگوں کو جتانا ظلم ہے

قادیاں لوگوں کا مرجع حکم خالق سے بنا
اُسطرف جانے سے لوگوں کو ہٹانا ظلم ہے

حب للہ بغض للہ ہو مگر تقویٰ ہے شرط
دین کو دنیا کی باتوں میں ملانا ظلم ہے

غیر قوموں کی تو خدمت میں پیام صلح ہو
ہر دم اپنوں سے مگر لڑنا لڑانا ظلم ہے

جس سے علم تیر سیکھیں اور نشانہ بازیاں
تیر اسکے بچوں پر کس کر چلانا ظلم ہے

جسکے فیض عام سے ہم بنگئے سردار قوم

سلہ حضرت اقدسؑ نے نعمت اللہ ولی کی پیشگوئی - ا - ح - م - د - سے خوانم + نام آں نامدارے بینم + اپنے پرچہ ان کی ۱۲

بالمقابل ان کے ہی باتیں بنانا ظلم ہے

حضرت اقدس جسکو کہدیں اولوالعزم و حلیم
کل کا بچہ پھر حقارت سے بتانا ظلم ہے

بات سچی اور پکی صاف سیدھی بھی جو ہو
دیدہ دانستہ خاطر میں نہ لانا ظلم ہے

خاک یثرب میں تو ہوں خیر الرسل زیر زمین
آسمان پر حضرت عیسےٰ کا جانا ظلم ہے

ہوگیا معلوم جب محمود کا رتبہ گلاب
دوڑ کر اب ان کے قدموں تک جانا ظلم ہے

(دکتر بنی گلاب الدین احمدی رہتاسی)

ہائے ستم

مخالف آثار مہدی کا مٹانا ہے ستم
اُسکے ہاتھوں کی عمارت کا گرانا ہے ستم

قادیاں کے کلھم اشیار پہ خط نسخ کھینچ
جا کے پھر لاہور میں سب کچھ بنانا ہے ستم

حضرت اقدس نے جو محمود کی بابت کہا
محض نفسانی غرض سے بھول جانا ہے ستم

امتحاں کے وقت اہل آرائے گر بجو امید کا
پھسل جانا نفس کے دھوکے میں آنا ستم

چند دن کا خاطر ہو انکار صداقت حیف ہے
دین کو دنیا کی خاطر بھول جانا ہے ستم

اسوۂ مہدی ہے کافی ہم کو ہر اک کام میں
ضد میں اپنے پاس سے بدعت بنانا ہے ستم

پہلے اس سے رافضی لوگوں نے کیا پایا ہے پھل
آزمودہ چیز کو پھر آزمانا ہے ستم

صلح صلح کہکے غیروں کے تو کہا جاتے ہو کان
اپنوں سے عقد اخوت توڑ جانا ہے ستم

جب خلیفہ پوپ اور گدی خلافت بن گئی
پھر امیر اُنکی امارت خود بنانا ہے ستم

لے پیام صلح کو منجانب سے سُن پیغام حق
ایچاپیچی کرکے اُس سے جی چرانا ہے ستم

پہونچکر نزدیک بام مطلب مقصود کے
پاؤں کا بدقسمتی سے ڈگمگانا ہے ستم

منصفو جب مل چکے پورے سوالوں کے جواب
باربار اُنکو ستانا پھر ستانا ہے ستم

حسن داماں خداوندی تساہل ہیں گلاب
انہماک دنیوی میں بھول جانا ہے ستم

خاکسار گلاب الدین ۔ احمدی ۔ رہتاسی

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خطبہ جمعہ

فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح والمہدی
۳۰۔ اپریل ۱۵ء

(نوشتہ غلام نبی بلانوی)

الذین یلمزون المطوعین من المؤمنین فی الصدقت والذین لا یجدون الا جھدھم فیسخرون منھم سخر اللہ منھم ولھم عذاب الیم استغفر لھم او لا تستغفر لھم۔ ان تستغفر لھم سبعین مرۃ فلن یغفر اللہ لھم ذلک بانھم کفروا باللہ و رسولہ واللہ لا یھدی القوم الفسقین۔ فرح المخلفون بمقعدھم خلف رسول اللہ وکرھوا ان یجاھدوا باموالھم وانفسھم فی سبیل اللہ وقالوا لا تنفروا فی الحر۔ قل نار جھنم اشد حرا لو کانوا یفقھون۔ فلیضحکوا قلیلا ولیبکوا کثیرا جزاء بما کانوا یکسبون۔ فان رجعک اللہ الی طائفۃ منھم فاستاذنوک للخروج فقل لن تخرجوا معی ابدا ولن تقاتلوا معی عدوا انکم رضیتم بالقعود اول مرۃ فاقعدوا مع الخلفین ولا تصل علی احد منھم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ انھم کفروا باللہ ورسولہ وماتوا وھم فسقون ۔ ۹ ۔ ۸۰ تا ۸۶

غیر احمدی کے جنازہ کے متعلق سوال آجکل ہماری جماعت میں ایک سوال پیدا ہوا ہے۔ اور وہ یہ کہ غیر احمدی کا جنازہ پڑھنا چاہیئے۔ یا نہیں۔ بعض کہتے ہیں پڑھ لینا چاہیئے۔ اور بعض کہتے ہیں نہیں پڑھنا چاہیئے۔ جو کہتے ہیں نہیں پڑھنا چاہیئے وہ یہ دلیل پیش کرتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے غیر احمدی کا جنازہ پڑھنے سے منع کیا ہے۔ اور جو کہتے ہیں کہ پڑھنا چاہیئے وہ بھی حضرت مسیح موعود کی ایک ڈائری پیش کرتے ہیں جو یہ ہے۔ کہ

سوال ہوا۔ کہ جو آدمی اِس سلسلہ میں داخل نہیں اسکا جنازہ جائز ہے۔ یا نہیں حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا۔ اگر اس سلسلہ کا مخالف تھا۔ اور ہمیں برا کہتا تھا۔ اور برا سمجھتا تھا تو اسکا جنازہ نہ پڑھو۔ اور اگر خاموش تھا اور درمیانی حالت میں تھا۔ تو اسکا جنازہ پڑھ لینا جائز ہے۔ بشرطیکہ نماز جنازہ کا امام تم میں سے ہو۔ ورنہ کوئی ضرورت نہیں۔ اسمیں چونکہ حضرت صاحب نے اجازت دی ہے۔ تو پھر ہم کون ہیں جو یہ فیصلہ کریں۔ کہ غیر احمدی کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہیئے ۔

طریق فیصلہ میرے پاس مختلف جگہوں سے اسکے متعلق خطوط آرہے ہیں کہ ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔ آیا ہم غیر احمدی کا جنازہ پڑھیں یا نہ پڑھیں اِس سوال کا جواب دینے سے پہلے بہت بڑی ضرورت اِس بات کی ہے کہ ہم یہ دیکھیں کہ ہمارے درمیان طریق فیصلہ کیا ہونا چاہیئے۔ پھر جو طریق قرار پائے اُسکے مطابق ہم فیصلہ کرلیں۔ اسمیں تو کوئی شک نہیں کہ حضرت مسیح موعود کا ہی فیصلہ درست صحیح اور حق ہے لیکن وہ جس طریق سے ہم تک پہنچا ہے اسپر بحث کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ یہ خالی از شبہات نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور شریعت اسلام کے مسائل کے متعلق کچھ اصول تجویز کیے ہیں۔ کہ کونسی احادیث اور احکام ماننے کے قابل ہیں اور کون سے رد کرنیکے قابل ۔

فیصلہ کا اول اصل آپ نے لکھا ہے۔ کہ اول تو قرآن شریف کو ماننا چاہیئے۔ کیونکہ یہ خدا کی کتاب ہے اور خدا تعالیٰ نے خود اسکی محافظت کا وعدہ کیا ہوا ہے۔ اور پھر اگر کوئی اسمیں کچھ ملانے یا کم کرنے کی کوشش کرے تو وہ تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔ چونکہ قرآن شریف میں کمی بیشی کرنے کی کسی کو جرات نہیں۔ اسلیئے اسکو سب سے اول ماننا چاہیئے۔ یہ باتیں احادیث کے متعلق نہیں مانی جاتیں اسلیئے سب سے اول جو احکام ماننے کے قابل ہیں وہ قرآن شریف ہی کے ہیں۔ پس جب کسی بات کے متعلق قرآن شریف کا فیصلہ مل جائے تو وہ یقینی اور پختہ ہوتی ہے ۔

فیصلہ کا دوسرا اور تیسرا اصل دوئم قرآن شریف کے بعد آپنے سنت کو قرار دیا ہے۔ یعنی ان باتوں کا ماننا جو ہم تک تعامل سے پہنچی ہیں۔ اور یہ بھی حدیث سے زیادہ معتبر ہیں۔ کیونکہ حدیث صرف قول ہے اور وہ عمل ۔۔۔ پھر قول تو ایک "دو" تین چار یا کچھ اور زیادہ صحابہ کا بیان کردہ ہوتا ہے۔ اور عمل سارے صحابہ نے کیا ہے۔ مثلاً ظہر کی چار عصر کی چار مغرب کی تین عشاء کی چار اور صبح کی دو رکعتیں فرض کی ہیں۔ اب اگر ہم ان کو مکمل اور پورے طور پر ایک حدیث سے معلوم کرنا چاہیں تو نہیں کرسکتے اگر تمام حدیثوں کو لیا جائے۔ تو وہ بھی دس بیس ملیں گی۔ اور تمام صحابہ نے ان کو

بیان نہیں کیا ہوگا - بلکہ زیادہ سے زیادہ سو ڈیڑھ سو صحابہؓ روایت کرنیوالے ہونگے - مگر عمل کرنے میں تو سارے صحابہؓ مشترک ہونگے کیونکہ حدیث تو کم بیان کرتے تھے - اور ایسا کرنا انکے لیئے کوئی ناروا نہ تہا مگر نمازیں پڑہنا تو ہر ایک کے لیئے ضروری اور لازمی تہا - اسلیئے تمام کے تمام پڑہتے تھے - پھر انکو تابعین نے ایسا کرتے دیکھا - پھر انکو تبع تابعین نے ایسا کرتے دیکھا - پھر انکو انکے آنیوالوں نے دیکھا اسی طرح ہوتے ہوتے آج جبکہ رستیں ہم تک پہنچی ہیں وہ تیس کروڑ انسانوں سے پہنچی ہیں - تو سنت یعنی تعامل قرآن سے اتر کر وہ چیز ہے جو حدیث سے بالا درجہ رکھتی ہے - کیونکہ حدیث کے چند راوی ہوتے ہیں - اسکے مقابلہ میں تعامل کے تمام کے تمام مسلمان شاہد ہیں - حدیث قول ہے اور بعض اوقات قول کا سمجھنا بھی مشکل ہوتا ہے اور اسکے سمجھنے میں بعض وقت غلطی لگ جاتی ہے اصل بات کچھ اور ہوتی ہے لیکن سمجھنے والا کچھ اور سمجھ لیتا ہے - تو اول قرآن ہے پھر تعامل اور ان کے بعد حدیث کا درجہ ہے - حدیث میں بھی جو متواتر ہونگی وہ مضبوط اور قوی ہونگی - کیونکہ بہت سے صحابہ ان کے بیان کرنے والے ہونگے پھر اس سے کم پھر اور کم درجہ حدیثوں کے ہوتے جائیں گے حتیٰ کہ ضعیف اور موضوع بھی حدیثوں کے درجے ہونگے - ان درجوں کی حدیثوں میں سے جو اعلیٰ درجہ کی حدیثوں کے مقابلہ میں آئیں گی وہ رد کر دیجائیں گی - جو تعامل کے خلاف آئیں گی وہ بھی ناقابل قبول ہوجائیں گی اور جو قرآن شریف کے مغائر واقعہ ہونگی وہ بھی چھوڑنی پڑیں گی +

سنت کا حدیث سے بالا درجہ رکھنے کی وجہ

یہ سچ اور بالکل سچ ہے کہ تعامل کبھی قرآن شریف کے خلاف نہیں ہوسکتا - ہاں حدیثیں قرآن سے ٹکرا جائیں تو ٹکرا جائیں لیکن تعامل اور قرآن میں کبھی اختلاف واقعہ نہیں ہوسکتا اور یہی اس بات کا ثبوت ہے کہ حدیث اور تعامل یا حدیث اور قرآن میں جو اختلاف ہوتا ہے وہ حدیث کے بیان کرنے والے کی وجہ سے ہوتا ہے - ورنہ تعامل اور قرآن میں کیوں اختلاف نہیں ہوتا - اب یہ ثابت ہوا - کہ کوئی حدیث تعامل کے مطابق ہوتی ہے اور کوئی تعامل کے خلاف - اسی طرح کوئی حدیث قرآن کے مطابق ہوتی ہے اور کوئی خلاف اسکے لیئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک اصل قرار دیا ہے اور وہ یہ کہ اگر کوئی حدیث قرآن اور تعامل کے خلاف ہو تو وہ رد کردینے کے قابل ہے اور اگر موافق ہو تو مان لینی چاہیئے - حضرت مسیح موعود کے اس اصل کے مقرر کرنے سے بعض لوگوں نے غلطی سے یہ سمجھا کہ آپنے حدیثوں کو رد کردیا ہے اسلیئے انہوں نے امام بخاری اور امام مسلم کو برا بھلا کہنا شروع کردیا جس کی انکو تردید کرنی پڑی - اور آپ نے بتایا کہ ہم نے حدیثوں کو ہرگز نہیں کیا بلکہ درجے قائم کئے ہیں جب درجے آپس میں ٹکرا جائیں تو نچلے درجہ کی باتوں کو چھوڑ دینا چاہیئے اور یہی حق اور درست بات بھی ہے مثلاً خدا تعالیٰ کے مقابلہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صاف و صریح حکم کے مقابلہ اور اللہ تعالیٰ کے ماموروں کے حکم کے مقابلہ میں اگر ماں باپ کا حکم آجائے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - قبول نہیں کرنا چاہیئے - اور ماں باپ کا حکم نہیں ماننا چاہیئے لیکن اسکے یہ معنی نہیں کہ اسطرح ماں باپ کے تمام احکام ردی اور ناقابل عمل ہوگئے ہیں - کیونکہ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے - کہ وقضیٰ ربك الا تعبدوا الا ایاہ وبالوالدین احسانا - اما یبلغن عندك الکبر احدھما او کلاھما فلا تقل لھما اف ولا تنھرھما وقل لھما قولا کریما - اس آیت میں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ماں باپ کو اف بھی نہ کہنی چاہیئے - حالانکہ ہم دیکھتے ہیں کہ جنگ میں جب کفار سے لڑائی ہوتی ہے - تو بیٹا باپ کو بے دریغ قتل کرسکتا ہے توریت میں آتا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کے طور پر جانے کے بعد جب بنی اسرائیل نے بچھڑے کی پوجا شروع کردی - تو ان کے لیئے حکم ہوا کہ ہر قریبی رشتہ دار اپنے قریبی رشتہ دار کو مارے - یعنے باپ بیٹے کو بیٹا باپ کو بھائی بھائی کو - اب اس جگہ یہی حکم درست اور صحیح تہا جو اسکے خلاف کرتا وہ گنہ گار ہوتا - پس مقابلہ اور چیز ہے - اور صداقت اور چیز - ایک حکم اور ایک صداقت اپنے اپنے رنگ اور حدود کے اندر اہمیت رکھتی ہے لیکن جب وہ اپنے سے بڑے حکم اور اعلیٰ صداقت کے مقابلہ پر آجائے تو کچھ بھی نہیں رہتی - مثلاً ایک تحصیلدار اپنی تحصیل پر کچھ اختیارات رکھتا ہے اور ان کے مطابق وہ جو حکم اپنے ماتحتوں کو دیتا ہے - وہ ان کے لیئے بجالانا ضروری ہوتا ہے - لیکن جب تحصیلدار کے کسی حکم کے مقابلہ میں ڈپٹی کمشنر کوئی حکم دے تو اسکا حکم منسوخ ہو جاتا ہے - لیکن اسکے یہ معنی نہیں کہ اب تحصیلدار کے تمام حکم ردی ہوگئے ہیں - بلکہ یہ کہ ڈپٹی کمشنر کے مقابلہ میں اسکا حکم ردی ہوگیا ہے - پس اسی طرح حدیثوں کا معاملہ ہے - اسمیں کوئی شک نہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم انسان تھے - اور انسان انسان ہی ہوتا ہے - اور خدا خدا ہی لیکن آپ جو کچھ بھی فرماتے تھے - وہ خدا تعالیٰ کے حکم سے ہی فرماتے تھے - اسلیئے اگر یہ ثابت ہوجائے کہ فلاں حکم آپ کا صحیح قول ہے - تو ہم اسکو ہرگز رد نہیں کرتے لیکن اگر کوئی حدیث ہم چھوڑتے ہیں تو اسلیئے چھوڑتے ہیں کہ اسکے صحیح ہونیکا ثبوت نہیں ہے اور معلوم نہیں کہ واقعہ میں آپ نے اسطرح فرمایا بھی ہے یا نہیں +

حضرت مسیح موعود کی ڈائری اور آپکے تعامل کا مقابلہ

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ڈائریاں ہیں - یہ بھی ہمارے لیئے قابل قبول قابل عزت اور حقیقت میں ہمارے ماننے کیلیئے ضروری ہیں لیکن آپکے تعامل کے مقابلہ میں آپکی کسی ڈائری کا وہی درجہ ہوگا جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کسی حدیث کا آنحضرت کے تعامل کے مقابلہ میں ہے - پس اگر کوئی بات ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی کتاب میں ملتی ہے - یا جس بات پر آپ خود عامل ہوں - تو وہ سچائی کے یقینی درجہ تک پہنچی ہوئی ہے - اسکے مقابلہ میں جو ڈائری آجائے وہ اگر اسکے مطابق نہ کیجاسکے تو رد کرنیکے قابل ہوگی - اسیطرح حضرت مسیح موعود کی تحریر کے مقابلہ میں اگر کوئی حدیث آتی ہے تو وہ بھی تشریح کے قابل ہے اگر وہ صحیح حدیث ہے تو ضرور اسمیں اور مسیح موعود کے قول میں مطابقت ہوگی - اور اگر مطابقت ممکن نہیں تو پھر اسکی صحت میں ضرور نقص ہوگا - اور رد کرنے کے قابل ہوگی - اور یہ اسلیئے نہیں کہ حضرت مسیح موعود کوئی نئی شریعت لائے تھے - بلکہ اسلیئے - کہ چونکہ آپ قرآن شریف کی غلط تفسیروں اور لوگوں کے غلط اعمال کی اصلاح کرنے کے لیئے آئے تھے - اسلیئے ہم آپکے تعامل اور قول کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اس حکم کے مطابق کہ وہ حکماً و عدلاً ہوگا اور قرآن شریف کے اس ارشاد کے مطابق کہ وآخرین منھم لما یلحقوا بھم - قرآن کریم کی سچی تفسیر اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحیح اقوال کو ثابت کرنیوالے یقین کرینگے اور ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حکم کے کبھی خلاف نہ کرینگے - اسکی مثال ایسی ہی ہے - جیسے ایک بادشاہ رعایا کو کہے کہ فلاں شخص نے میری بات کو اچھی طرح اور صحیح معنوں میں سمجھ لیا ہے - وہ جو کچھ تمہیں کہے - اسے مان لو - تو اسکی بات لوگ اسلیئے نہیں مانیں گے کہ وہ کہتا ہے - بلکہ اسلیئے کہ چونکہ بادشاہ نے کہا ہے کہ اسکی بات مان لو - اسلیئے مانتے ہیں - اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کہنے کو ہم اسلیئے نہیں مانتے کہ آپ کوئی نئی شریعت لائے تہے بلکہ اسلیئے کہ خدا تعالیٰ نے کہا ہے - کہ یہ میرے احکام کی سچی تفسیر ہے - اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ حکم اور عدل ہے اسلیئے مانتے ہیں +

اب ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس ڈائری کو لیتے ہیں - اور آپکے تعامل کو دیکھتے ہیں - ان کا آپس میں مقابلہ ہوگا - اب اگر غیر احمدی کا جنازہ پڑہنے کے متعلق جو اس ڈائری میں لکھا ہے قرآن شریف کا کوئی حکم نہ ہو - اور حضرت مسیح موعود کا کوئی عمل نہ ہو - تو ہمیں اسے رد نہیں کرنا چاہیئے - لیکن اگر قرآن شریف کا فیصلہ اور حضرت مسیح موعود کا عمل اسکے خلاف ہو - تو وہ رد ہو جائیں گی - لیکن یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ ڈائری اسلیئے رد نہیں ہوگی کہ آپ کی ڈائری کی ہمارے نزدیک کوئی حیثیت نہیں - کیونکہ اگر ہم ایسا کریں تو ہمارے سلسلہ کا بہت بڑا حصہ باطل ہوجاتا ہے - جیسے تمام

حدیثوں کے رد کر دینے سے اسلام کا بہت بڑا حصہ باطل ہوجاتا ہے ویسے ہی حضرت صاحب کی ڈائریوں کو چھوڑ دینے سے احمدیت کا بڑا حصہ اندھیرے میں ہوجاتا ہے۔ لیکن اگر ہم کسی ڈائری کو نہیں مانتے۔ تو اسکی وجہ یہ ہے کہ ڈائری لکھنے والے کو غلطی لگ گئی ہے۔ اور اس نے بات کو غلط سمجھا ہے اور ایسا ہونا کوئی ناممکن بات نہیں بلکہ ایسا ہو ہی جاتا ہے۔ بات کو سمجھنے میں غلطی کھانے کی ایک تازہ مثال ہی دیکھ لو۔ اخبار الفضل میں جو درس چھپ رہا ہے۔ اسمیں میری طرف وہ بات منسوب کی گئی ہے جو میں نے بالکل نہیں کہی۔ اسمیں لکھا گیا ہے کہ "من کو توریت میں بٹیر لکھا اور سلوا کو کھمبان لکھا ہے" حالانکہ نہ من کو بٹیر کہتے ہیں اور نہ سلوا کو کھمبان۔ اور نہ ہی یہ توریت میں لکھا ہے۔ من اور سلوا کے معنے لکھنے میں تو لغت کی غلطی کی ہے اور حدیث کی بجائے توریت لکھ دیا ہے۔ جو سمجھنے میں غلطی کھانے کی وجہ سے بات کو الٹ دیا گیا ہے لیکن اب اس غلطی کی وجہ سے یہ نہیں کہا جائے گا کہ تمام درس ہی قابل اعتبار نہیں رہا۔ اور اسمیں میری کوئی بھی بات نہیں ہے۔ بلکہ یہ غلطی درس لکھنے والے سے ہوئی [illegible] دیا تو اسنے جو درس کے نوٹ لکھے وہ بعد میں پڑھے نہیں۔ کیونکہ اس نے میری بات کو سمجھا ہی نہیں ہے پس بعض دفعہ بات سمجھنے والے سے غلطی ہو جاتی ہے۔ لیکن اس غلطی لگنے کو ایسا وسیع نہیں کیا جا سکتا کہ ہر بات کے لیے کہدیں کہ لکھنے والے نے غلط سمجھا اور غلط لکھا ہے۔

ہاں جب کوئی بات قرآن شریف اور احادیث صحیحہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عمل کے خلاف ہوگی تب کہیں گے کہ لکھنے والے کی غلطی ہے اس طرح [illegible]۔

غیر احمدی کے جنازہ کے متعلق حضرت مسیح موعود کا تعامل

اب ہم غیر احمدی کے جنازہ کو لیتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ اسکے متعلق قرآن شریف اور حضرت صاحب کا تعامل کیا بتاتا ہے۔ وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ غیر احمدی کا جنازہ پڑھنا جائز ہے۔ ان کو ہم کہتے ہیں۔ اگر یہ جائز بات ہے اور جائز بھی ایسی جو شفقت علی الناس سے تعلق رکھتی ہے تو ضرور ہے کہ حضرت مسیح موعود کا تعامل بھی اس کی تصدیق کرے۔ کیونکہ ایک بات ایسی ہوتی ہے جو جائز ہوتی ہے [illegible] لوگوں [illegible] شفقت کرنے کا اسمیں کوئی پہلو نہیں [illegible] ایک شخص کے لیے لٹھے کی قمیص پہننا جائز ہے اور اگر وہ ململ کی قمیص پہنے تو یہ بھی اسکے لئے جائز ہے لیکن اسمیں کسی پر کوئی شفقت نہیں پائی جاتی لیکن جنازہ پڑھنا اس قسم کا جائز ہے کہ اسمیں دوسرے پر شفقت بھی پائی جاتی ہے کیونکہ یہ دوسرے پر رحم کرنا اور اسکے لئے رحم کی دعا مانگنا ہے۔ انبیاء تو بڑے رحیم و کریم ہوتے ہیں اللہ تعالی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت فرماتا ہے **انک لعلی خلق عظیم**۔ تو پھر ایک وہ جائز بات جو شفقت علی الناس سے تعلق رکھتی ہے وہ انبیاء کے لئے بہت ضروری ہوتی ہے کیونکہ وہ آتے ہی اسی لیے ہیں کہ دنیا سے محبت و پیار اور الفت اٹھ جاتی ہے وہ آکر اسے لوگوں میں پیدا کرتے ہیں۔ دشمنوں کو دوست بیگانوں کو یگانے اور پراؤں کو اپنے بناتے ہیں۔ اور یہ انبیاء کے لیے ضروری بات ہوتی ہے پس اگر غیر احمدی کا جنازہ پڑھنا جائز ہوتا۔ اور ڈائری لکھنے والے نے آپکی بات کو ٹھیک اور درست سمجھا ہوتا۔ تو ضرور ہے کہ حضرت مسیح موعود کے تعامل سے بھی یہ بات ثابت ہوتی۔ یعنی کبھی غیر احمدی مرے ہوں۔ اور حضرت صاحب انکا جنازہ پڑھنے کیلئے گئے ہوں۔ اچھا یہ تو سہی کہ حضرت صاحب کسی کا جنازہ پڑھنے کیلئے گئے ہوں لیکن بعض جگہیں ایسی بھی ہوتی ہیں۔ کہ وہاں تو ضرور ہی شفقت اور رحم کو کام میں لانا پڑتا ہے۔ آؤ ہم ایسی جگہوں کو ہی دیکھیں۔ کہ حضرت صاحب نے کسی کا جنازہ پڑھا ہے۔ یا نہیں۔ ایسے قریب رشتہ دار باپ بھائی اور بیٹا وغیرہ ہوتے ہیں۔ آپکے بھائی اور باپ تو آپکے دعوے سے پہلے ہی فوت ہو چکے تھے۔ ہاں بیٹا آپ کی زندگی میں فوت ہوا ہے۔ **فضل احمد** اسکا نام تھا۔ اسکی وفات پر مجھے خوب یاد ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام باہر صحن میں ٹہلتے ہوئے فرماتے تھے کہ اسکو ہم سے بہت محبت تھی۔ اس نے کبھی ہماری مخالفت نہیں کی تھی۔ بیماری میں ہماری خدمت کیا کرتا تھا۔ مگر چونکہ وہ غیر احمدی تھا اسلیئے حضرت مسیح موعود نے اسکا جنازہ نہیں پڑھا تھا۔ میں نے پہلے بتایا ہے۔ کہ شفقت علی الناس تو نبی پر فرض ہوجاتی ہے۔ نبی کریمؐ کے زمانہ میں ایک خادم مسجد فوت ہوگیا۔ تو لوگوں نے یونہی اسے دفن کردیا۔ کہ رسول اللہ کو اسکے جنازہ کی کیا خبر کرنی ہے جب آپ کو یہ خبر پہونچی۔ تو بہت ہی ناراض ہوئے کہ کیوں مجھے خبر نہیں دی گئی۔ تو جنازہ پڑھنا چونکہ شفقت علی الناس سے تعلق رکھتا ہے۔ اگر غیر احمدی کا جنازہ پڑھنا جائز ہوتا۔ تو حضرت صاحب اپنے اس بیٹے کا ضرور جنازہ پڑھتے جس کی نسبت آپنے فرمایا تھا۔ کہ اسنے کبھی ہماری مخالفت نہیں کی تھی بہت سے لوگ اس بات کے گواہ ہیں کہ ابتدا میں جب حضرت صاحب نے دعوی کیا ہے اور آپ پر پے در پے بیماری کے دورے ہوتے ہیں تو فضل احمد آپکی بڑی خدمت کرتا رہتا تھا۔ پھر ہمیشہ آپکا فرمانبردار رہتا تھا کہ احمد بیگ والی پیشگوئی کے وقت جب حضرت مسیح موعود نے اسے کہا کہ تم اپنی بیوی کو طلاق دیدو۔ کیونکہ وہ ان سے تعلق رکھتی ہے تو اس نے طلاق لکھ کر حضرت صاحب کے پاس بھیج دی کہ اگر وہ آپکے حکم پر عمل نہ کرے تو آپ اسے یہ طلاق نامہ بھیجدیں۔ تو حضرت صاحب سے اس کا تعلق بھی ایسا تعلق تھا۔ کہ بڑے بڑے معاملات میں بھی اطاعت کرتا تھا۔ یہ تو اسکا تعلق تھا مگر باوجود اسکے جب وہ فوت ہوتا ہے تو آپ اسکے جنازہ پر نہیں جاتے اور نہ ہی کسی احمدی کو جانے کے لیے فرماتے ہیں۔ یہ تو آپکا ایسے قریبی رشتہ دار سے اس شفقت کا سلوک تھا۔ پھر سر سید احمد خان کو کون نہیں جانتا کہ وہ مکفر مولویوں کا سب سے بڑا دشمن تھا۔ اور وہ تو عیسائیوں تک کو کافر کہنے کی جرات نہیں کرتا تھا حضرت مسیح موعود کو تو اس نے یہانتک کہلا بھیجا تھا۔ کہ آپ پیر بنیں اور میں مرید بنتا ہوں آؤ ہم [illegible] آباد چلتے ہیں۔ وہاں سے جس قدر روپے ملیں گے ان میں سے تین حصے آپکے اور ایک حصہ کالج کا ہوگا۔ لیکن جب وہ فوت ہوا۔ تو لاہور سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں خط آیا۔ کہ ہماری جماعت کو چاہیئے۔ کہ اسکا جنازہ پڑھے۔ تاکہ یہ پتہ لگے۔ کہ ہم تنگ دل نہیں۔ اس خط کے جواب میں مولوی عبدالکریم صاحب نے ایک خط لکھا تھا جو اب ملا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ "حضرت مسیح موعود اس متوفی کی خبر وفات سنکر خاموش رہے۔ ہماری لاہوری جماعت نے متفقاً زور شور سے عرضداشت بھیجی کہ وہاں جنازہ پڑھا جائے۔ اور پھر نوٹس دیا جائے۔ کہ سب لوگ جماعت کے ہر شہر میں اسی پر جنازہ پڑھا جائے اور اس سے نوجوانوں کو یقین ہوگا۔ کہ ہمارا فرقہ صلح کل فرقہ ہے۔ اس پر حضرت صاحب کا چہرہ سرخ ہو گیا فرمایا۔ **اور لوگ نفاق سے کوئی کارروائی کریں تو بچ بھی جائیں۔ مگر ہم پر تو ضرور غضب الٰہی نازل ہو**" پس اس روایت کے مقابلہ میں یہ روایت پیش ہوتی ہے۔ مگر حضرت مسیح موعود کے عمل کے مقابلہ میں عمل کوئی نہیں پیش کیا جا سکتا۔ پھر جو یہ پیش کیا جاتا ہے۔ کہ ایک شخص نے حضرت مسیح موعود کو کہا۔ کہ میری والدہ مر گئی ہے۔ اسکا جنازہ پڑھا جائے تو آپنے کہا کہ پڑھ لو۔ اس سے معلوم ہوا کہ آپنے غیر احمدی کا جنازہ پڑھنے کی اجازت دی ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ اس سوال سے یہ کہاں معلوم ہوتا ہے کہ آیا اس نے آپکو یہ بھی بتایا تھا کہ میری والدہ احمدی ہے یا نہیں جب اسنے یہ بتایا ہی نہیں تو پھر یہ کہاں سے ثابت ہوگیا کہ غیر احمدی کے جنازہ کی آپنے اجازت دیدی اور یہ کہنا کہ اس شخص نے چونکہ دو سال پہلے اپنی ماں کے احمدی ہونے کے لیے دعا کروائی تھی۔ اسلیئے ثابت ہوا

کہ آپ کو اسکے غیر احمدی ہونے کی خبر تھی یہ بھی بہت ہی فضول بات ہے کیونکہ آپ ایسی باتوں کو کہاں یاد رکھتے تھے ایکدفعہ ایک آدمی یہاں آیا ہوا - خلیفۃ المسیح اول نے اسکو کہا کہ آؤ میں تمہیں حضرت صاحب سے ملا دوں - اس نے کہا مجھے حضرت صاحب جانتے ہیں - میں خود مل لونگا - وہ جا کر دو گھنٹے تک وہاں بیٹھا رہا لیکن آپنے اسکو نہ پہچانا تو انبیا لغو اور بے فائدہ باتوں کو کہاں یاد رکھتے ہیں - وہ تو اس بات کو یاد رکھتے ہیں - جسکیلیے وہ آتے ہیں چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بعض دفعہ ایسے ایسے حوالے نکال لیتے تھے کہ بڑے بڑے مولوی حیران رہ جاتے تھے +

قرآن شریف کا فیصلہ

پھر ہم قرآن شریف کو دیکھتے ہیں ابھی میں نے جو آیتیں پڑھی ہیں ان میں بھی ذکر ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ منافق لوگ ہیں جو تمہارے ساتھ ملکر کام نہیں کرتے - جہاد میں نہیں جاتے - اللہ کے راستہ میں مال خرچ نہیں کرتے اور مسلمانوں سے ٹھٹھے کرتے ہیں ان کے لیئے دردناک عذاب ہے - تو خدا تعالیٰ نے باوجود ان کے ظاہرہ طور مسلمان ہونے کے رسول کریم کو فرمایا - کہ اگر تو ان کے لیئے توبہ کرے یا نہ کرے - اور اگر تو ستر بار بھی ان کے لیئے توبہ کرے تو بھی ہرگز قبول نہ کیجائے گی کیونکہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے - اور اللہ فاسقوں کے گروہ کو کبھی ہدایت نہیں دیتا - انہی کا ذکر کرتے ہوئے خدا تعالیٰ آگے فرماتا ہے کہ اگر ان میں سے کوئی مر جائے تو اسکا جنازہ نہیں پڑھنا - اور ان کی قبر پر کھڑے نہیں ہونا کیونکہ قبر پر کھڑے ہونے سے بھی دعا کی تحریک ہو جاتی ہے - تو کیا فروق کے متعلق خدا تعالیٰ کا حکم نہیں ہے بلکہ ان کے لیئے ہے جو ایمان لے آئے تھے لیکن دراصل منافق تھے - دیکھو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم چاہتے ہیں کہ ان کے لیئے استغفار کریں - ان کا جنازہ پڑھیں لیکن خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کے لیئے جو استغفار کی جائے گی - وہ اگر ستر بار بھی کیجائے گی - تو بھی قبول نہ ہوسکے گی - اور تم ان کا جنازہ نہ پڑھنا اور نہ قبر پر جانا - یعنی ان مواقع پر بھی ان کے لیئے رحم کی دعا نہ کرنا - اس منع کرنے کی وجہ یہ بیان فرمائی کہ انھم کفروا باللّٰہ ورسولہ وماتوا وھم فاسقون - ان کے لیئے ان کی زندگی میں دعا کرنی جایز تھی - مگر انہوں نے چونکہ اللہ اور اسکے رسول کی باتوں کو نہیں مانا - اور اسی حالت میں یہ مر گئے ہیں - اس لیئے ان کے لیئے اب رحم کی دعا نہیں کرنی چاہیئے - کوئی کہہ سکتا تھا کہ جب کسی کا جنازہ نہ پڑھنے اور اسکے لیئے رحم کی دعا کرنے کی ممانعت اسلیئے ہے کہ اس نے خدا اور اسکے رسول کی باتوں کا انکار کیا ہے - تو کیا وہ لوگ جو ابتدا میں خدا اور رسول کا انکار کرتے ہیں - ان کا بھی جنازہ نہیں پڑھنا چاہیئے - اور ان کے لیئے بھی دعائے رحم نہ کرنی چاہیئے - اسلیئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ وجہ ان کے جنازہ نہ پڑھنے اور ان کے لیئے دعا نہ مانگنے کی نہیں ہے بلکہ یہ ہے کہ وہ تو اسی حالت میں مر بھی گئے ہیں - اسلیئے انکا جنازہ پڑھنا ناجائز ہو گیا ہے اب یہ سوال ہوتا ہے کہ موت کی وجہ سے کیوں جنازہ ناجائز - اسکا جواب خدا تعالیٰ نے دوسری جگہ قرآن میں دیا ہے والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا کہ وہ لوگ جو ہماری محبت میں کوشش کرتے ہیں ہم ضرور ضرور اُن کو ہدایت دیدیتے ہیں - اگر کوئی شخص واقعہ میں اخلاص رکھتا ہو - تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم ضرور ضرور اسے ہدایت دیدیتے ہیں - وہ جو ایسی حالت میں مر جاتا ہے - اور اسے ہدایت نصیب نہیں ہوتی - اسلیئے ثابت ہوا - کہ اس کی نسبت جو یہ خیال تھا کہ یہ آدمی نیک اور اچھا ہے غلط خیال تھا - کیونکہ اگر وہ اچھا ہوتا - تو ضرور تھا کہ ہدایت پا جاتا - اللہ تعالیٰ ظالم نہیں ہے اور نہ وہ کسی پر ظلم کرتا ہے - پس اگر وہ واقعہ میں اخلاص رکھتا ہوتا تو ضرور تھا کہ اللہ اسکو اپنے مامور کے پہچاننے کی توفیق دیتا - یہاں اللہ تعالیٰ نے فاسق کا لفظ رکھا ہے - تاکہ کوئی یہ نہ کہے - کہ یہ تو کافروں کے متعلق آیا ہے اور کفروا باللّٰہ کے یہ معنے ہیں کہ خدا کی باتوں کو نہ مانتا پس ایسے لوگ جو گو بظاہر میں اسلام رکھتے - مگر وہ اصل اللہ اور رسول کے حکم نہیں مانتے تھے اور اسی حالت میں مر گئے - ان کا جنازہ جائز نہیں ہے +

غیر احمدی کا جنازہ پڑھنا ہرگز جائز نہیں

پس حضرت مسیح موعود کا عمل اور یہ ڈایری اور قرآن شریف کے اس حکم کے ہوتے ہوئے ہم کبھی یہ نہیں مان سکتے کہ غیر احمدی کا جنازہ جایز ہے - حق یہی ہے کوئی اسے قبول کرے یا نہ کرے - میں تو ایک منٹ کے لیئے بھی یہ خیال نہیں کر سکتا - کہ کوئی انسان حق اور صداقت کی تلاش کرتا ہو - اور پھر خدا اسے ہدایت نہ دے - خدا تعالیٰ ضرور ہدایت دیدیتا ہے بشرطیکہ کسی میں اخلاص اور صدق پایا جاتا ہو - یہاں ایک شخص تھا جو بہت زیادہ شراب پیا کرتا تھا - حتیٰ کہ شراب کی وجہ سے ہی سخت بیمار ہو گیا تھا - پھر بہت برے لوگوں سے اسکا تعلق اور صحبت تھی اسکی نسبت کسی کو وہم بھی نہیں ہو سکتا تھا - کہ اسکو ہدایت ہو گی - مگر ..... اسے ایکدن خواب آئی کہ ساری دنیا پر اندھیرا ہی اندھیرا ہے اور صرف حضرت مسیح موعود کی چارپائی کے نیچے نور ہے - اور میں اس کے نیچے گھس گیا ہوں - اسکے بعد اسنے آکر آپ کی بیعت کر لی - بیعت کے چند ہی دن بعد مر گیا +

پس نیک اور مخلص آدمی کتنا ہی بدصحبت اور گند میں ڈوبا ہوا ہو - اور غلط فہمی سے بڑی سخت مخالفت بھی کرتا ہو - لیکن خدا تعالیٰ ضرور ہی اسکو ہدایت دے دیتا ہے - اور اگر اللہ کسی کو ہدایت نہیں دیتا تو یقیناً سمجھنا چاہیئے کہ وہ جاھدوا فینا میں شامل نہیں ہے - اسلیئے اسکا جنازہ پڑھنا بھی جائز نہیں ہے اور اگر کوئی شخص ایسی جگہ مر جائے - جہاں ہماری تبلیغ نہیں پہونچی - اسکے جنازہ کے متعلق یہ ہے کہ ایسی جگہ ہم جنازہ پڑھنے کے لیئے کہاں موجود ہوں گے - کیونکہ اگر ہوتے - تو کیا تبلیغ احمدیت نہ کرتے - اور اگر یہ کہا جائے - کہ کسی ایسی جگہ جہاں تبلیغ نہیں پہونچی - کوئی مرا ہوا ہو - اور اسکے مر چکنے کے بعد وہاں کوئی احمدی پہنچے - تو وہ جنازہ کے متعلق کیا کرے اسکے متعلق یہ ہے - کہ ہم تو ظاہر پر ہی نظر رکھتے ہیں چونکہ وہ ایسی حالت میں مرا ہے - کہ خدا تعالیٰ کے نبی اور رسول کی پہچان اسے نصیب نہیں ہوئی - اسلیئے ہم اس کا جنازہ نہیں پڑھیں گے - اگر وہ شخص خدا کے نزدیک بخشش کا مستحق ہے - تو ہمارے جنازہ پڑھنے کے بغیر ہی خدا اسے بخش دے گا - اور اگر وہ بخشش کے لائق نہیں - تو ہمارے جنازہ پڑھنے سے بھی نہیں بخشا جائے گا - پس جہاں ہم ہیں وہاں احمدیت کی تبلیغ ہوگی - اسلیئے کسی کے جنازہ کے متعلق صاف بات ہے - اور جہاں ہم نہیں ہیں وہاں ہمیں جنازہ پڑھنے کی نوبت ہی نہیں آئے گی - خدا تعالیٰ ہماری جماعت کو سچی سمجھ دے - اور ہماری زندگی اسکی عین فرمانبرداری اور اطاعت میں ہو - ہم اسکے احکام کو اچھی طرح بجالانے والے ہوں - اور اسکی رضا کی راہوں پر چلیں +

اِمَامُ الزَّمَان

حضرت مسیح موعود مرسل یزدانی علیہ السلام کی تصانیف لطیف اور سلسلہ احمدیہ کے بزرگوں کی کتب محمد یامین احمدی تاجر کتب قادیان سے مل سکتی ہیں +

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں چھپ کر شائع ہوا)